3662 ـ مردوں کے لیے اصلی ریشم پہننے کی ممانعت کیوں ہے ؟

سوال

میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مرد حضرات کے لیے ریشم پہننا کیوں ممنوع ہے، حالانکہ جنت میں وہ ریشم زیب تن کرینگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی حکم دینے اور کسی چیز سے منع کرنے میں بہت حکیم ہے، وہ بلند و بالا ہے، بندوں کو وہی حکم دیتا ہے جس میں کوئی حکمت اور مصلحت ہوتی ہے، اور جس سے منع کرتا ہے اس میں ضروری کوئی خرابی اور فساد ہوتا ہے، اور احکام و نواہی میں یہ حکمتیں بعض اوقات مخلوق کے سامنے آ جاتی ہیں اور ظاہر ہو جاتی ہیں، اور بعض اوقات ظاہر نہیں بھی ہوتیں اور ان کے احاطہ علم میں نہیں آتیں، چاہے اسی معاملہ اور حکم میں اللہ کی حکمت ہو.

چنانچہ جب یہ معلوم ہو گیا تو پھر کسی عمل کو حکمت معلوم ہونے کے ساتھ معلق کرنا صحیح نہیں، کہ اس کی حکمت معلوم ہو گی تو عمل کرینگے، اور حکمت معلوم ہو گی تو اس سے ممنوعہ کام پر عمل نہیں کرینگے، بلکہ شرعی حکم کو جتنی جلدی ہو سکے نافذ اور اس پر عمل کرنا چاہیے، چاہے اس کی حکمت ظاہر ہو یا نہ ہو، اگر حکمت کا پتہ چل جائے اور ظاہر ہو جائے تو الحمد للہ، اور اگر ظاہر نہ ہو تو مسلمان کے لیے حکمت سے جہالت حکم شرعی پر عمل کرنے میں مانع نہ ہو، بلکہ اسے اس شرعی عمل کی تطبیق اور تنفیذ میں جلدی کرنی چاہیے.

اللہ سبحانہ و تعالی کے حکم کو حقیقتا ماننا اور تسلیم کرنا یہی ہے کہ اس پر عمل کیا جائے، اور اسلام یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کے سامنے سرتسلم خم کر دیا جائے، اور اللہ کا مطیع و فرمانبردار بنا جائے، اور پھر انسان کا ایسے امور کے ساتھ اعمال کو معلق کرنا جو اسے ہو سکتا ہے مطمئن کر دیں، اور ہو سکتا ہے اسے مطمئن نہ کر سکیں یہ حقیقت میں اپنی عقل اور اپنی خواہشات کا پیروکار اور مقلد ہے، نا کہ اپنے پروردگار اور مولا عزوجل کا.

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کا معنی یہ نہیں کہ تشریعی احکام کی حکمت اور ا حکام کے پیچھے کیا اسباب ہیں

تلاش كرنا ہی ترك كر دیا جائے، یا پھر اس میں غور و خوض حرام قرار دیا جائے، بلكہ اس سے مراد یہ ہے كہ حكم شرعي پر عمل كرنے كو حكمت كے ظہور سے معلق اور مربوط نہ كیا جائے.

دوم:

دنیا میں كسی چیز كا حرام اور آخرت میں مباح ہونے میں تلازم نہیں ہے، اس سے آخرت كو دنیا پر قیاس كرنا صحیح نہیں، كیونكہ ہر ایك كے احكام مختلف ہیں، اور آخرت یا جنت میں كسی چیز كا مباح ہونے پر قیاس كرتے ہوئے دنیا میں اسے مباح كہنا بھی صحیح نہیں، اگر ایسا كیا جائے تو پھر تو جو اشیاء دین میں حرام ہیں اوران كا علم دینی ضرورت ہے مثلا شراب نوشی، اور چار سے زیادہ عورتیں نكاح میں ركھنا، اور موسیقی و گانا بجانا وغیرہ دوسرے حرام كام كو بھی مباح كرنا كر دیا جائیگا.

سوال میں جو اشكال پیش كیا گیا ہے كہ ریشم دنیا میں حرام ہے حالانكہ جنت میں مباح ہو گی، یہ اشكال قابل قبول نہیں بلكہ مردود ہے.

سوم:

علماء كرام نے دنیا میں مردوں كے لیے ریشم حرام ہونے كی حكمت كے متعلق بات كی ہے، ان علماء میں علامہ ابن قیم رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، اس كے متعلق زاد المعاد میں انہوں نے بہت اچھی كلام كی ہے:

علت اور حكمت ثابت كرنے والے بہت زیادہ ہیں، ان میں سے كچھ وہ بھی ہیں جنہوں نے اس كا جواب دیا ہے كہ: شریعت نے اسے حرام اس لیے كیا ہے تا كہ نفس اس سے صبر كرے، اور اسے اللہ كے لیے ترك كر دے، تو اسے اس پر اجروثواب حاصل ہو گا.

اور كچھ نے اس كا جواب یہ دیا ہے كہ:

یہ ریشم اصل میں عورتوں كے لیے پیدا كی گئی ہے جس طرح سونے كے زیورات ہیں، تو مردوں كے لیے اس لیے حرام ہے كہ اس میں عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے.

اور بعض كا كہنا ہے: اس لیے حرام كی گئی ہے كہ یہ فخر و تكبر اور اپنے آپ كو اچھا سمجھنے كا باعث بنتی ہے.

اور كچھ كہتے ہیں: یہ اس لیے حرام كی گئی ہے كہ ریشم جسم كے ساتھ لگنے سے مردانگی كی بجائے عورت پن اور ہیجڑا پن پیدا كرنے كا باعث ہے، اور یہ مردانگی كی ضد ہے، كیونكہ ریشم پہننے سے دل میں نرمی اور عورتوں كی صفات پیدا ہوتی ہیں، جو كسی پر مخفی نہیں، چاہے وہ لوگوں میں سب سے زیادہ مردانگی والا ہی كیوں نہ ہو، ریشم كا لباس پہننے سے اس كی مكمل مردانگی چاہے ختم نہ بھی ہو لیكن اس میں كمی ضرور كریگی، اور جو اسے

سمجھنے سے قاصر ہو اور اس کی سمجھ موٹی ہو تو وہ اسے حکمت سے پر شارع کے سپرد ہی کر دے"

دیکھیں: زاد المعاد (4 / 80).

واللہ اعلم .